Vol. 5 No.3 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

اردو میں یورپی الفاظ کے قواعد

Jalwa Afreen

PhD scholar Hazara University Mansehra.

Hasnain Khan Swati

PhD scholar Hazara University Mansehra.

Fazal Kabir

Lecturer Govt Post Graduate Jhanzeb Collage Saydu Sharif Swat

Abstracts:

Urdu language has a variety of loan words concerning sentence structure, morphology, phonology, spelling and vocabulary. The one semantic element that makes the investigation of Urdu language additionally fascinating is the vocabulary. Basically, Urdu language uses many loan words from Latin, German, French and English languages etc. The purpose of this study is to explore the morphological integration of European loan words in Urdu language while another purpose of this study is to flash on the process of this morphological integration. The qualitative research method is used in this study, and the words are randomly chosen from different European languages. The results show that when a language barrowed words from another language do not change the grammatical category, and the results also reveal that deficit hypothesis is the main reason of this lexical barrowing.

Keywords: Loan words: مستعار الفاظ morphological integration: قواعدی اصول Lexical barrowing

ذخیرہ الفاظ کی عاریت:

الفاظ انسانی گروہ کی روایات، تغیرات، احساسات اور ضروریات کا اصل آئینہ ہے۔ جو ایک طرف انسان کی شخصیت کا آئینہ ہے تو دوسری طرف سماج کے ارتقا کی وضاحت اور توضیح ہے الفاظ کا یہ مجموعہ یعنی ''زبان'' مختلف مقاصد کی خاطر اشیا کو نام بھی دیتی ہے۔ جس میں الفاظ اور معنی کا تصور سب سے زیادہ عام ہے۔ اسی سے اشیا کے درمیان ربط پیدا ہوتا ہے اور وہی ربط زبان کی تاریخ بنتا ہے۔ اس حوالے سے آرچی بالڈ اے ہل (Archie Bald a Hil) لکھتے ہیں:

> ''زبان انسانی عمل کی ابتدائی لیکن خاصی مکمل صورت ہے۔ اس کی علامتیں اعضائے نطق سے ادا ہونے والی آوازوں سے تشکیل پا کر پیچیدہ متوازن ساخت کو جنم دیتی ہے۔ علامتوں کے سیٹ (Sets) کو زبان کے وجود سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان سے معنی و مطلب مراد لیے جاتے ہیں لیکن علامت اور معنی کا باہمی ربط اور رشتہ حقیقی و منطقی نہیں ہوتا بلکہ اختیاری، مفاہمانہ اور متفق علیہ ہوتا ہے۔ زبان کی ساخت اتنی کامل اور اجزاء اتنے مکمل ہوتے ہیں کہ بولنے والے کے لیے ہر قسم کی ذہنی و جذباتی تجربوں کو لسانی سانچوں میں ڈھالنے کے امکانات مہیا ہو جاتے ہیں۔''(1)

گویا انسانی عمل کی مکمل صورت زبان ہی ہے۔ انسان مطلب کے اظہار کے لیے جن اعضائے نطق کا استعمال کرتا ہے وہ اعضاء بظاہر ہر انسان کے ایک جیسے ہیں۔ مگر زبانوں میں اختلاف ہے۔ اس لیے زبانوں کے لیے مستعمل علامتوں میں بھی فرق ہے۔ جس کی وجہ سے علامت اور معنی کے درمیان باہمی رشتہ زبان، معاشرے اور تہذیب کی بدولت بدلتا رہتا ہے۔ اسی سے زبان کا ارتقاء وجود میں آتا ہے اور زبان پھیلتی اور سکڑتی رہتی ہے۔ جن زبانوں میں دوسری زبانوں سے لینے کا عمل زیادہ اور گہرا ہوتا ہے وہی زبانیں زندہ رہتی ہیں۔

زبانوں میں ارتقا کا یہ عمل مماثلت اور عاریت کی دین ہے۔ مماثلت کو داخلی عاریت اور عاریت کو خارجی عاریت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ مماثلت میں اپنی ہی زبان کے بعض خصوصیات کو دوسرے روپوں میں مستعار لے کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ عاریت میں ہم دوسری زبان کے خصوصیات مستعار لیتے ہیں۔ مماثلت کے حوالے سے ڈاکٹر گیان چند جین مزید یوں رقم طراز ہیں:

"جب ہم کوئی بیرونی زبان سیکھتے ہیں تو اس کے ہر اسم اور فعل کی تصریفی شکلیں فرداً فرداً یاد نہیں کرتے ہم ایک سانچے کو سیکھ لیتے ہیں اور اس کی مماثلت پر دوسرے اسماء و افعال کی تصریف کر لیتے ہیں۔ بچہ اپنی زبان سیکھتا ہے تو وہ بھی مماثلت سے کام لیتا ہے۔ یہ قول صحیح ہے کہ جب بھی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

ہم بولتے ہیں تو کسی کی نقل کر رہے ہوتے ہیں۔ یا مماثلت کے اصول پر عمل درآمد کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم جو گوناگوں جملے بولتے ہیں یہ دوسرے موجود جملوں کی مماثلت ہی پر تخلیق کیے جاتے ہیں۔ زبان کے اس طویل استعمال کے بعد ہمارے ذہن میں کچھ سانچے اور پیمانے محفوظ ہو گئے ہیں جن کی مماثلت پر لاتعداد ساختیں ممکن ہیں یہی کیفیت الفاظ کی نو بہ نو تشکیل کی ہے۔ لفظ سازی میں مماثلت کا عمل غیر شعوری طور پر ایک تناسب کے تحت ہوتا ہے۔" (2)

یہی حال اردو میں یورپی داخل شدہ الفاظ کا بھی ہے کیونکہ دوسری زبانوں کے الفاظ عموماً اپنے ساتھ گرامر کے قواعد نہیں لے کر آتے بلکہ حصولی زبان کے قواعد کے مطابق ہی ان میں تصریفی یا اشتقاقی عمل ہوتا ہے چونکہ یہ ایک عام اصول ہے کہ لفظ جب بھی ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں یا دائن زبان کے الفاظ حصولی زبان میں آتے ہیں تو وہ حصولی زبان ہی کے قواعد کو اپناتے ہیں۔ چنانچہ جتنے بھی یورپی الفاظ اردو میں آئے ہیں وہ اردو زبان ہی کے قواعد کے اصولوں کے تابع ہیں ۔ مثلاً

صوتی تبدیلیوں کی وجوہات:

صوتی تبدیلی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ لفظ جب دائن زبان سے حصولی زبان تک کا سفر طے کرتا ہے تو اپنے ساتھ اصلی تلفظ یا صوت نہیں لے کر جاتا بلکہ عموماً تدبھو کی صورت میں رائج ہوتا ہے اس کی وجہ مصوتوں اور مصمتوں کا فرق ہے۔ جب مصوتوں اور مصمتوں میں فرق ہو تو اصوات میں فرق پیدا ہونا لازمی ہے۔ اسی حوالے سے ماہر لسانیات محمد بن عمر لکھتے ہیں:

> ''ایک لفظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے ساتھ اپنا اصلی تلفظ یا صوت بھی لے جائے جس زبان میں الفاظ داخل ہوتے ہیں۔ اس زبان کے جاننے والے اگر بدیسی الفاظ کے تلفظ سے واقف ہوں تو دخیل الفاظ کی صوتیات (Phonetics) میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی اگر دونوں زبانوں کے حروف صحیح (Consonant) اور حروفِ علت (Vowels) کی آوازوں میں کوئی فرق نہ ہو یا ایک زبان کے حروف کی اصوات اور دوسری زبان کے حروف کی اصوات ایک ہی ہوں تو دخیل الفاظ عام طور پر اپنی زبان کے تلفظ اور اصوات کے ساتھ دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں۔ زبانوں کے حروف کی آوازوں میں فرق ہو تو یہ صورت باقی نہیں رہتی۔ ایسی صورت میں دخیل الفاظ کے تلفظ کے لیے اپنی زبان کے مماثل، متشابہ یا قریبی صورت رکھنے والے حروف سے کام لیا جاتا ہے۔ جب ایک زبان کے جاننے والے دوسری زبانوں کے الفاظ کی اصوات سے واقف نہیں ہوتے یا الفاظ کے سنے یا سنائے ہوئے تلفظ پر بھروسہ کر لیتے ہیں تو ان صورتوں میں دخیل الفاظ کی آوازوں میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔'' (3)

جب ہم صوتی تبدیلیوں کے باب کو کھولتے ہیں تو مصمتوں اور مصوتوں کی تبدیلی کے علاوہ سنے، سنائے غلط تلفظ یا پھر نقالی کے فطری جذبے ہی کی بات ہوتی ہے۔ مصوتوں اور مصمتوں کے فرق کی وجہ سے بعض اوقات الفاظ ایسے ناقابل شناخت حد تک بگڑ جاتے ہیں کہ ان کی شکل، ہیئت، ترکیب اور تلفظ میں بے پناہ تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تاہم دخیل الفاظ میں صوتی تبدیلی کی ایک بڑی وجہ نقالی اور مماثلت کی غیر شعوری خواہش کے علاوہ سہل پسندی بھی ہے۔

اس حوالے سے محمد بن عمر یوں لکھتے ہیں:

> "جہاں تک یورپی الفاظ کے معیاری تلفظ سے ناواقفیت، نقالی کے فطری جذبے، تشکیلی یا صوتی مشابہت کے نفسیاتی اصولوں اور مماثلت کی غیر شعوری خواہش پر عائد ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ اہم عنصر جو صوتی تبدیلیوں کے پس منظر میں جلوہ گر ہے وہ الفاظ کے تلفظ میں آسانی یا سہولت پیدا کرنے کا عوامی جذبہ ہے۔"(4')

اردو زبان میں مستعمل یورپی زبانوں کے الفاظ کی تشکیلات کے مطالعہ میں دو امور سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔

ا۔ دخیل یا مستعار الفاظ کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو بغیر کسی تبدیلی کے ہماری زبان کا حصہ بنے ہیں ان میں کوئی صرفیاتی، صوتی، معنیاتی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

۲۔ جبکہ کچھ تدبھو کی صورت میں رائج ہیں۔ وہ بھی عام طور پر ہماری ہی زبان کے قواعد کے پابند ہیں سوائے چند شاذ مستعار الفاظ کے۔

کیونکہ زبانوں کو اجنبی الفاظ کو اخذ کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ اسی سے زبان کی احیا ہوتی ہے۔ جب دو لسانی گروہ ایک ساتھ رہیں گے تو ان کا ایک دوسرے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

سے اثر لینا ناگزیر ہے۔لیکن زبان عام طور پر الفاظ مستعار لیتی ہے مکمل قواعد نہیں۔

اگرچہ قواعد بھی مولوی عبدالحق نے ادھار لیے ہیں، اردو قواعد لکھتے وقت انہوں نے عربی قواعد کو بڑی حد تک چھوڑ کر انگریزی قواعد کے بیانات مستعار لیے ہیں۔تاہم زبان قواعد کچھ مخصوص کہاوتوں، محاورات اور مرکبات کی صورت میں مستعار لیتی ہے۔دخیل الفاظ کی بہت کم تعداد اردو میں ایسی ہے جو اپنے قواعد کی پابندی کرتے ہیں۔جیسے کہ انگریزی زبان میں عام طور پر واحد کے بغیر ایس (S) کے اضافے سے جمع بنائی جاتی ہے۔ہمارے ہاں بھی کچھ الفاظ ایسے ہی ہیں جیسے :

بک (Book)	بکس (Books)
شاپ (Shop)	شاپس (Shops)
تھینک (Thank)	تھینکس (Thanks)

یہ انگریزی قواعد کی کورانہ تقلید ہے مگر یہ ایسے ہی رائج ہے۔تاہم Bank کے مقابلے میں (بینکوں) زیادہ رائج ہے۔

دخیل الفاظ کی جمع اردو قواعد کے بموجب:

اردو زبان میں جتنے بھی دخیل الفاظ ہیں ماسوائے چند کے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ان کی جمع اردو قواعد ہی کے مطابق بنائی گئی ہے۔اردو زبان میں جب کسی اسم واحد کے آخر میں ''ا'' ہو تو اس کی جمع اردو قاعدے کے مطابق ''ا'' کو ''ے'' سے بدل کر بنائی جاتی ہے جیسے لڑکا، لڑکے یا گھوڑا، گھوڑے وغیرہ۔

دخیل لفظ سوڈا، سوڈے اور ڈراما، ڈرامے۔

مونث اسم کی صورت میں جب آخری حرف ''ی'' ہو تو فاعلی حالت میں جمع ''اں'' کے بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔

دخیل الفاظ کی واحد جمع ملاحظہ ہوں:

واحد	جمع
بیٹری	بیٹریاں
لیڈی	لیڈیاں
وردی	وردیاں

جبکہ غیر فاعلی حالت کے علاوہ باقی تمام حالتوں میں اسما کی جمع، واحد کے آخر میں ''وں'' بڑھانے سے بنائی جاتی ہے۔جیسے راجا، راجاؤں، غریب، غریبوں وغیرہ بالکل اسی طرح دخیل الفاظ کے بعد بھی ''وں'' بڑھانے کی جمع بنالی گئی ہے مثلاً:

واحد	جمع
بم	بموں
ہال	ہالوں
لائن	لائنوں
پلٹن	پلٹنوں
ہوٹل	ہوٹلوں

دخیل الفاظ کے مذکر اور مؤنث:

اردو میں بھی مذکر اسم واحد کے آخر میں ''نی'' لگا کر مؤنث بنایا جاتا ہے جیسے شیر سے شیرنی، مور سے مورنی وغیرہ۔دخیل الفاظ کی تانیثیت میں بھی یہی عمل کار فرما ہے جیسے:

مذکر	مونث
ڈاکٹر	ڈاکٹرنی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

انگریز	انگریزنی
ماسٹر	ماسٹرنی
کرسچین	کرسچینی

اردو میں مستعمل قاعدے اسم مذکر واحد کے آخری حرف کو 'ن' سے بدل دینے سے مونث بناتے ہیں۔ مثلاً جوگی سے جوگن یا فرنگی سے فرنگن وغیرہ لیکن بعض ایسے الفاظ بھی ہیں جن کے آخری حرف کے بعد ''ن'' بڑھانے سے مونث بناتے ہیں۔اس قاعدے کے مطابق دخیل الفاظ کی تانیثیت کچھ اس طرح ہے:

انگریز	انگریزن
گارڈ	گارڈن وغیرہ

اردو میں ''یا'' لگا کر بھی اسم سے ایک نیا اسم بنایا جاتا ہے جس کا مفہوم اسم فاعل کا بھی ہوتا ہے۔جسے رنگروٹ سے رنگروٹیا اور لنگوٹ سے لنگوٹیا۔

اردو میں بیرونی چپیوں کے ساتھ مرکبات بھی مستعار لیے گئے ہیں۔کچھ مرکب ایسے بھی ہیں جن کا ایک روپ مستعار یا پابند ہے اور دوسرا دیسی۔اس کا یہ دیسی روپ اصل میں ہماری زبان کا قاعدہ ہے جیسے:

مارکس سے	مارکسیت
رومان سے	رومانویت
کلاسک سے	کلاسیکیت وغیرہ

اگر دیکھا جائے تو مذکورہ بالا اسماء میں ''یت'' سے اسم کیفیت بنالیا گیا ہے۔جیسے انگریزی میں ازم ''Ism'' ہے۔اردو میں اس کو ''یت'' سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

دخیل الفاظ کی صفت نسبتی:

صفت نسبتی اس اسم کو کہتے ہیں جس کے ساتھ حرف نسبت ہوتا ہے۔اور جب کسی شخص یا چیز کے لیے بولا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص یا چیز کو اس اسم سے کچھ نسبت اور تعلق ہے۔ جیسے ہندی پنڈت یا اعرابی گھوڑا وغیرہ۔اردو میں جب کسی اسم سے لگاؤ یا نسبت ظاہر کرنا ہو تو اسم واحد کے آخر میں ''ی'' لگائی جاتی ہے جیسے پنجابی، پاکستانی، سندھی وغیرہ یورپی الفاظ سے بھی اردو میں ایسے ہی صفت نسبتی بنائے گئے ہیں۔ مثلاً سکولی، کلرکی، اسکیمی، سائنسی، ڈالری، ملیریائی، میکانکی، پروفیسری، پیکچری، ڈاکٹری وغیرہ۔ جبکہ صفت عددی کے حوالے سے محمد بن عمر نے صرف ایک لفظ ''نمبری'' کا ذکر کیا ہے جو کہ عہدِ حاضر میں ''دونمبری'' زیادہ مستعمل اور مشہور ہے۔تاہم جہاں تک زبان میں تبدیلی کا ذکر ہے تو اس میں بہت سارے عوامل کارفرما ہیں۔کچھ دخیل الفاظ کے مذکر مونث اور تذکیر و تانیث کے قواعدی اصولوں کے علاوہ ایسے الفاظ بھی ہماری زبان اردو کا حصہ ہیں جن میں ہیئت، صوت اور ترکیب کی بنیادی تبدیلیاں ہوئی ہیں جیسے ٹائن سے تیل Tine-Tail وانٹئر سے بلم ایر، فینل سے فنل، یا گوڈیم سے ترین۔بظاہر بالکل ناقابل قیاس ہیں لیکن ایسے موقعوں پر عموماً مماثلت کا لسانیاتی اصول ہی عمل پیرا ہوتا ہے جو کہ کسی بھی ترکیب، تشکیل یا دخیل الفاظ کو اپنانے کے موقع پر غیر محسوس طریقے سے کام کرتا ہے اور جس کی وجہ سے زبان کی ترقی اور وسعت ہے۔

صوتی مطالعہ:

ماہر لسانیات محمد بن عمر صوتیاتی مطالعے کو طبعی مطالعہ سے موسوم کرتے ہیں۔ان کے مطابق چونکہ منہ سے حلق تک کا یہ سارا انتظام فطرت کے طبعی نظام کے تحت ہے اس لیے مختلف صوتی تبدیلیوں کا مطالعہ نہایت سائنٹفک طریقے سے کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے نزدیک اردو لسانی اعتبار سے اوسط معیاری تلفظ کی زبان ہے۔

اسی حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> "اردو ایک زندہ زبان ہے اور اردو بولنے والوں کی دوسری زبانوں کے بولنے والوں سے تمدنی، تجارتی، سیاسی، مذہبی اور لسانی تعلقات کی وجہ سے اس میں صوتی اور تشکیلی تبدیلیوں کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔پھر اس وسیع ملک میں ایک ہی دور میں یہ زبان مختلف طریقوں سے بولی گئی اور بولی جاتی ہیں۔اس کی بیسیوں بولیاں بھی موجود ہیں۔ ایک ہی مقام کے دو مختلف خاندان کے لوگ ایک قسم کی زبان استعمال نہیں کرتے بلکہ ایک ہی خاندان کے افراد کی زبانوں میں بھی خفیف سا فرق ہو سکتا ہے۔ہر شخص کے الفاظ کا ذخیرہ، ادائے مطلب کا طریقہ، تلفظ، لب ولہجہ بھی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

دوسرے شخص سے مختلف ہوتا ہے لیکن ان تمام اختلافات کے باوجود اردو دنیا کے عوام کی ایک کثیر تعداد میں لسانیاتی اعتبار سے ایک قسم کی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس ہم آہنگی یا یکسانیت کو اوسط معیاری تلفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اوسط معیاری تلفظ کو دوام حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے اقدار میں تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً انگریزی اور اردو زبانوں کے تلفظ کے اعتبار سے انیسویں صدی میں جو معیار تھا وہ بیسویں صدی میں باقی نہیں ہے۔"(5)

اور بلا شبہ اکیسویں صدی میں تو بالکل بھی نہیں رہا۔ اوسط معیار یا فصیح معیار کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ تحریر میں جامد رہتا ہے مگر تقریر میں نہیں۔ تقریر ہمیشہ تبدیلیوں کے ساتھ آگے بڑھتی اور بدلتی رہتی ہے اور پھر تحریر، تقریر کی نئی نئی تبدیلیوں کو قبول کر لیتی ہے۔ تاہم صوتی تغیر کی سب سے بڑی وجہ نقالی، معاشرے کے تعلیم یافتہ افراد کی احساس کمتری اور بے پروائی یا اصلی تلفظ سے ناواقفیت اور سہل نگاری ہے۔

ہم جب بھی کسی دوسری زبان کے الفاظ اپنی زبان میں لیتے ہیں تو تلفظ میں سہولت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اردو میں ایسے بہت سے یورپی الفاظ ہیں جن میں تلفیظی سہولت پیدا کر لی گئی ہے اور ان کی اس صوتی تبدیلی کی وجہ سے وہ اردو زبان میں مختصر ہو گئے ہیں۔ تلفیظی صوتی سہولت سے جو الفاظ ہماری زبان اردو کا حصہ بنے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

Court کورٹ سے کوٹ

Secratory سکریٹری سے سیکٹری

Bearer بیرر سے بیرا

Tarpaulin ٹارپالن سے ترپال

Cabinet کیبینٹ سے کابینہ

ان تمام الفاظ کے صوتی مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان میں ہر ایک میں کوئی نہ کوئی اندرونی یا ترمیم شدہ تلفظ اردو میں آنے کے بعد کی گئی ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں:

"بعض آوازیں اور بعض مصوتوں یا مصمتوں کا سلسلہ ایک لسانی گروہ کے لیے سہل الادا ہوتا ہے لیکن دوسرے لسانی گروہ کو وہ زبان توڑ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے بہت سے دخیل الفاظ میں حالانکہ کوئی اجنبی آواز بھی نہیں ہوتی اور مصمتوں کے خوشے بھی حصولی زبان کے تلفظ میں ممکن ہیں۔ پھر بھی ان کا باہری رنگ روپ دور یا کم کرنے کے لیے ان میں صوتی تبدیلی کر لی جاتی ہے"۔(6)

گویا تقریب، تفریس اور تہنید اسی عمل کا نام ہے۔ جس میں الفاظ میں بیرونی یا اصلی اور اندرونی ترمیم کی جاتی ہے۔ اور یہی عمل دوسری یورپی الفاظ میں بھی نمایاں ہے۔ جن میں صوتی اضافے ہوئے ہیں۔ جیسے:

Camp کیمپ سے کیمو

Tobacco ٹوبیکو سے تمباکو

Baptism بپٹزم سے بپتما

اسی طرح اردو میں چند یورپی الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں اعلانیہ صوتی تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً:

School اسکول

Staff اسٹاف

Station اسٹیشن

Stamp اسٹامپ وغیرہ

اسی قسم کے الفاظ میں ابتدائی "S" کی آواز کو "ا" کے اضافے سے بولا جاتا ہے جبکہ یہ صوت اردو میں مستعمل بھی ہے۔ لیکن یہاں پر بھی مماثلت کے عمل کی ہی کار فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ صوتی تبدیلی صرف یورپی الفاظ کی حد تک نہیں ہے۔ بلکہ بعض آریائی زبانوں کے الفاظ میں بھی نظر آتی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

انگریزی مصوتے "V" کو اردو مصمتے "ب" میں تبدیل کر کے بھی صوتی تبدیلیاں دخیل الفاظ میں ہوئی ہیں جیسے:

ربٹ	Rivet
بلبل ٹین	Velveteen
بلم ٹیر	Volunteer

اسی طرح انگریزی "N" (ن) کی آواز اردو میں عموماً "ل" جیسے مصمتے میں تبدیل کی جاتی ہے۔ جبکہ دونوں مصمتے دونوں زبانوں میں رائج ہیں۔ جیسے:

لالٹین	Lantern
لمبر	Number

یقیناً مستعار لفظوں میں بعض صوتی ترامیم ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ یا پھر شاید یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ کسی زمانے میں کسی فردِ واحد نے غلطی سے تلفظ میں یہ تبدیلی کی اور دوسرے اس کی تقلید کرتے گئے۔

یورپی الفاظ میں سقوط یا حذف کی نوعیتیں:

دخیل الفاظ میں کبھی مصمتے، کبھی مصوتے، کبھی صورت رکن یعنی ایک سے زائد آوازوں میں حذف یا سقوط کا عمل ہوتا ہے۔ جس سے صوتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر گیان چند جین اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

> "سقوط یا حذف مصمتے کا بھی ہو سکتا ہے اور مصوتے کا بھی اور ایک سے زیادہ آوازوں یعنی صوت رکن کا بھی، یہ لفظ کی ابتدا میں بھی ہو سکتا ہے وسط میں بھی آخر میں بھی۔"(7)

اب یہاں پر اردو زبان میں دخیل الفاظ میں ہونے والے سقوط کا ذکر کیا جائے گا۔ عہدِ جدید میں اس کی توضیح مصمتے، مصوتے اور صوت رکن میں اضافے سے ہوتی ہے۔

Hunter ہنٹر سے انٹر Anter (ہ)

Hospital ہاسپٹل سے اسپتال Aspatal (ہ)

Spinal اسپائنل سے پنیر Paner (یس)

صوت رکن کا حذف:

صوت رکن کا حذف بھی ابتدائی، درمیانی اور آخری ہوتا ہے۔ جس کو محمد بن عمر نے رکنی تسہیل سے موسوم کیا ہے۔ محمد بن عمر کے مطابق:

> "یہ وہ تبدیلی ہے جس میں پورا ایک رکن (Syllable) گر جاتا ہے۔ آواز کی یہ کمی لفظ کی ابتدائی، درمیانی یا آخر میں سے کہیں بھی ہو سکتی ہے۔"(8)

گو بعض موقعوں پر ایک فونیم بھی رکن کا کام دیتا ہے۔ لیکن ہم رکن کے حذف کی مثالوں میں صرف انہیں کو لیں گے جہاں رکن کم از کم دو آوازوں پر مشتمل ہو جیسے ابریشم سے ریشم، السلام علیکم سے سلام علیکم اور جمشید سے جم وغیرہ

مندرجہ بالا اصول اسقاطِ رکن کے حوالے سے اردو میں آئے دخیل الفاظ کی رکنی حذف کچھ اس طرح ہے:

Decanter	سے	کنٹر	Canter	(ڈ-اے)	ابتدائی رکنی حذف
Calendar	سے	کلنڈر	Calnder	(ل-اے)	درمیانی
Alfanso	سے	الفن	Alfan	(س-او)	آخری

دخیل یورپی الفاظ میں اضافے کا عمل:

لفظ میں عموماً سہولت ادا کی خاطر کسی مصوتے کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس صوتی تبدیلی کو ابتدا میں مصوتے یا مصمتے کے اضافے سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض یورپی الفاظ کی ابتدا "S" کے مصمتے سے ہوتی ہے۔ اس لیے اردو میں ایسے الفاظ کی ابتدا میں سہولت کی خاطر الف یا ر جیسے مصوتے کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لفظ کی ابتدا میں مصوتے کے اضافے کے حوالے سے ڈاکٹر گیان چند جین یوں رقم طراز ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

"ابتداء میں مصمتی خوشہ بولنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔اس لیے اس کی تسہیل کے لیے س سے شروع
ہونے والے خوشوں سے قبل ایک مصوتے کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً اسکول، استری، اسٹیشن، اسکندر اور Plato سے
افلاطون بھی ابتدا میں مصوتے کا اضافہ ہے۔"(9)

دخیل یورپی الفاظ سے اس کی مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

Estawberry	اسٹابری	سے	Strawberry
Isfanj	اسفنج	سے	Sponge
Istationary	اسٹیشنری	سے	Stationary

دخیل یورپی الفاظ کی تقلیبی عمل سے صوتی تبدیلیاں:

جب کسی لفظ یا لفظ کے کسی مصوتے یا مصمتے کے بیچ یا مصوتوں اور مصمتوں کے درمیان میں معکوسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے تو اسے تقلیب سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تقلیب کی تعریف ڈاکٹر گیان چند جین یوں کرتے ہیں:

"اگر ایک لفظ میں دو آوازیں یا آوازوں کے گروہ ایک دوسرے سے مقام بدل لیں تو اسے تقلیب کہتے ہیں"۔(10)

بعض اوقات محض ایک آواز اپنے مقام سے اُٹھ کر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔اس آواز اور دوسری بند آواز کے بیچ تقلیب ہو جاتی ہے۔تقلیب متصل بھی ہو سکتی ہے اور منفصل بھی۔یہ مصوتوں کے بیچ بھی ہو سکتی ہے، مصمتوں کے بیچ بھی اور مصمتے اور مصوتے کے بیچ بھی ہوتی رہتی ہے۔

یہاں پر دخیل یورپی الفاظ کی متصل مصمتوں کی تقلیب درج ذیل ہے:

مصمتے "ک" کی تقلیب ق سے:

Qounsel	قونسل	سے	Counsel
Qolingh	قولنج	سے	Colic

مصمتے "ڈ" کی "د" سے تقلیب:

Draz	دراز	سے	Drawer
Goodam	گودام	سے	Godown

D(ڈ) کی تقلیب T(ٹ) سے:

Parate	پریٹ	سے	Panade
Lat	لاٹ	سے	Loard

L(ل) کی تقلیب R(ر) سے:

Kernel	کرنل	سے	Colonel
Quarter	کواٹر	سے	Quarter

مصوتے 'ن' کی تبدیلی مصمتے (ل) سے:

Lumber	لمبر	سے	Number
Lalteen	لالٹین	سے	Lantern

مصمتے 'ش' کی تقلیب 'س' سے:

Satan	ساٹن	سے	Sheeting
Englis	انگلس	سے	English

مصمتے 'ک' کی تقلیب 'گ' سے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

Rangrot	رنگروٹ	سے	Recruit
Kog	کاگ	سے	Cark

ابتدائی 'ٹ' کی تقلیب 'ت' سے:

Keetli	کیتلی	سے	Kettle
Cartos	کارتوس	سے	Cartridge
Kaptan	کپتان	سے	Captain

اردو میں آئے ہوئے یورپی الفاظ کی صوتی تبدیلیاں کچھ منفصل مصمتوں کی تقلیب سے بھی ہوتی ہے جیسے Tiffin سے ٹپن (پ) اور ف، Parol سے پلول، Butcher سے بوچڑ، Bulldog سے گلڈانگ یا گلڈاک اور Breeches سے برجس وغیرہ۔

یورپی الفاظ میں منفصل مصوتوں کی تقلیب:

محمد بن عمر اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

"یورپی زبانوں کے حروف علت اور خاص طور پر (a) کے تلفظ میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ حروف علت (a) انگریزی زبان میں کئی طرح سے بولا جاتا ہے۔ اس کی آواز کبھی "ae" ہو جاتی ہے جیسے Cat میں کبھی "a" کی ہو جاتی ہے جیسے Father میں کبھی "I" کی ہو جاتی ہے جیسے Sensate میں اور کبھی "O" کی ہو جاتی ہے جیسے "Squadron" میں۔ جبکہ اردو میں یہ آواز صرف دو طرح سے ادا کی جاتی ہے۔ ایک تو مختصر جیسے اجنٹ اور کیپٹن میں اور دوسری طویل جیسے آفوس اور واگن میں۔"(11)

کن در حقیقت انگریزی مصوتہ "a" اردو مصوتے الف مقصورہ اور 'آ' الف ممدودہ میں صوتی تبدیلیوں سے کئی انگریزی الفاظ بالکل نیا روپ اختیار کر لیتے ہیں جیسے یہاں پر "a" مصوتہ کی تبدیلی ملاحظہ ہو الف مقصورہ میں:

اجنٹ	سے	Agent
ایجنسی	سے	Agency

جیسے کچھ الفاظ کے درمیان میں بھی یہ تبدیلی رونما ہوتی ہے جیسے:

بمبا	سے	Bamboo
سلات	سے	Salad
کپتان	سے	Captain

: مذکورہ بالا صوتی تبدیلیوں کے علاوہ واسکوٹ سے واسکٹ اور بسکوٹ سے بسکٹ کی تبدیلیاں بھی بہت اہم ہیں۔ بحیثیت مجموعی یہاں پر مختلف یورپی زبانوں کے الفاظ کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں لاطینی، یونانی، پرتگالی، ولندیزی، فرانسیسی، انگریزی اور جرمن زبان کے الفاظ شامل ہیں ان دخیل یورپی الفاظ میں صوتی تبدیلیوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ میں آنے والی تبدیلیوں سے ہماری زبان کے لفظیات میں کافی اضافہ ہوا ہے، اور ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں یورپی الفاظ کے صوتی مطالعے اور ان کے تلفظ کی تحقیق سے اردو میں دخیل الفاظ کی ماہیت، ساخت اور نوعیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کن صوتی تبدیلیوں کے تحت الفاظ ہماری زبان میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ہماری زبان کے دامن کو وسعت دیتے ہیں۔

حوالہ جات

1- خلیل صدیقی، ڈاکٹر، زبان کیا ہے؟، ص 13
2- خلیل صدیقی، ڈاکٹر، زبان کیا ہے؟، ص ۱۵
3- گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۳۳۱
4- گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۳۶۱
5- محمد بن عمر، اردو میں یورپی الفاظ کا لسانی مطالعہ، کتاب خانہ عابد روڈ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۵ء، ص ۱۱
6- گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۳۶۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

7۔ محمد بن عمر، اردو میں یورپی الفاظ کا لسانی مطالعہ، کتاب خانہ عابد روڈ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۵ء، ص ۱۳
8۔ مولوی فتح محمد خان، اردو قواعد، مصباح القواعد، ص ۲۰۲
9۔ محمد بن عمر، اردو میں یورپی الفاظ کا لسانی مطالعہ، کتاب خانہ عابد روڈ حیدر آباد دکن، ۱۹۵۵ء، ص ۳۱
10۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۳۶۵
11۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۴۱۴